

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اعلیٰ حضرت

امام احمد رضا

== بحیثیت ==

بین الاقوامی سائنس دان

ترتیب و تالیف

صاحبزادہ سید عتیق الرحمن شاہ رومی

کلاس ایم اے جامعہ ہدایت القرآن ممتاز آباد ملتان

فون: 526081

تحریک اصلاح و معاشرہ

محسن آباد شریف کسنگری، بورالائی بلوچستان

خواہش

میری دیرینہ خواہش اور آرزو تھی کہ میں امام احمد رضا خان المعروف اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کا جدید سائنس کے حوالے سے خدمات کا مطالعہ کر کے عوام کے سامنے پیش کروں جن سے بیگانے تو بیگانے اپنے بھی ناواقف ہیں امام احمد رضا کی سائنسی خدمات اور علمی کاوشوں کو احاطہ تحریر میں لانا ایسے ہے جیسے زمین کی وسعتوں اور آسمان کی بلندیوں کی بیانیہ کرنا گو یہ ممکن ہے لیکن مشکل ضرور ہے میری تعلیمی مصروفیت بھی میرے اس ارادے کی تکمیل میں رکاوٹ تھی اب چونکہ مجھے دورہ حدیث شریف (ایم اے) کے امتحان کے سلسلہ میں سائنسی دنیا میں مسلم مفکرین کی خدمات کے عنوان پر مقالہ لکھنا پڑا دریں سلسلہ میری تمنا تھی کہ دیگر مسلم سائنسدانوں کی خدمات کا اجمالاً جائزہ لیکر امام احمد رضا کی کاوشوں پر مفصل بحث کروں پھر میں نے اس سلسلہ میں انوار رضا اور دیگر چند کتب سے استفادہ کیا بالخصوص میرے مخلص دوست ڈاکٹر محمد مالک ایم بی بی ایس نے اس موضوع پر میری جو رہنمائی کی ہے وہ میرے اس رسالے میں جان کی حیثیت رکھتی ہے امام احمد رضا کے بارے میں ہم اس مختصر رسالے میں اشارۃً چند بحثیں کریں گے لیکن آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ امام احمد رضا نے اس قدر کثیر سائنسی علوم پر مباحث کئے کہ ان کو احاطہ تحریر میں لانا بہت مشکل ہے مثلاً پانی میں رنگ ہے یا نہیں پانی کا رنگ سفید ہے یا سیاہ؟ پانی میں مسام ہیں یا نہیں؟ آئینہ میں اپنی صورت کے علاوہ پیچھے والی اشیاء کس طرح دکھائی دیتی ہیں؟ جنسی شعاع رنگین تاریکی میں موجود رہتے ہیں پھر کس طرح بنتا ہے پارہ آگ پر کیوں نہیں ٹھہرتا؟ سونے چاندی پکھلنے کا سبب؟ رنگین پیشاب کا جھاگ سفید کیوں معلوم ہوتا ہے؟ پتھروں کی اقسام برف کے سفید دکھائی دینے کی وجہ اجزائے ارضیہ بلا واسطہ بھی آگ ہو جاتے ہیں مٹی کی اقسام و درجہ بندی موٹی شیشہ بلور پینے سے خوب سفید کیوں ہو جاتے ہیں؟ ایٹم (Atom) نور (light) آواز (sound) یکسٹری جیومیٹری بیالوجی فزکس الجبرا (Algebra) ٹرگنومیٹری (Trigonometry) لوگر تھم (Logarithm) اسقاط حمل مصنوعی اعضاء جنیات (Embryology) طاعون (Plague) جذام (Leprosx)۔

ان کے علاوہ امام احمد رضا نے کئی سائنسی مسائل پر بحث کی ہے ان کا علمی شاہکار فتاویٰ

رضویہ جو بارہ ہزار صفحات پر پھیلا ہوا ہے محققین نے لکھا ان کی تصانیف ایک لاکھ سے زائد صفحات پر پھیلی ہوئی ہیں امام احمد رضا کو سوسے زائد علوم پر مہارت حاصل تھی۔
حافظ

جن میں خلیفہ ڈاکٹر محمد مالک ۱۰۵ علوم کو احاطہ تحریر میں لائے ہیں جن کے حافظے کی یہ کیفیت تھی انوار رضا ۳۷۳ میں ایم حسن ملک پوری کے حوالے سے اس کی ایک مثال حاضر ہے کہ ان کے شاگرد کے پاس ایک مرتبہ ورثے کی تقسیم کے سلسلہ میں پندرہ بطن کا مناسخہ آیا انہوں نے دو راتیں اور ایک دن مسلسل محنت کے بعد اس کا جواب تیار کیا ایک ایک پیسے اور درجنوں وارثوں کا حق قلمبند کر کے امام احمد رضا کے پاس گئے تاکہ غلطی ہو تو اصلاح کر دیں انہوں نے قل سیکپ کے دو صفحات پر مشتمل استفتاء کو پڑھا صرف سوال ہی ختم کیا کہ امام احمد رضا نے جواب سے بغیر فوراً پندرہ پشتوں کے درجنوں ورثا کا حساب بتانا شروع کر دیا۔

خیر اب ہم انتہائی مختصر انداز میں جدید سائنس میں امام احمد رضا کی خدمات کا ان کی تصانیف کو سامنے رکھ کر جائزہ لیتے ہیں جن کو پڑھ کر ہم یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہونگے ایک مسلم سائنس دان کی حیثیت سے امام احمد رضا نے اسلام کے نظریات کا کس طرح تحفظ کیا اور قرآن و حدیث کے اصولوں سے متضاد نظریات کو کیسے رد کیا؟ اور اپنی فکر انگیز تحقیقات سے انگریز سائنس دانوں سے اسلام کا لوہا منوا کر یہ ثابت کر دیا کہ سائنس اسلام کے تابع ہے اسلام سائنس کے تابع نہیں یہ امام احمد رضا کا بنیادی نظریہ تھا۔

امام احمد رضا اور الزاساؤنڈ

الزاساؤنڈ کا تعلق علم جنینات (Embryology) سے ہے اگر ہم ماضی کی تاریخ کی اوراق گردانی کریں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ امام احمد رضا سے جب سوال کیا گیا کہ انگریز نے ایک ایسی مشین ایجاد کی جس کے ذریعہ ماں کے پیٹ میں موجود چیز (لوکار لوزی) کو معلوم کیا جاسکتا ہے تو امام صاحب نے اس سوال کے جواب میں ایک تحقیقی رسالہ ”المصام علی مشکک فی آیت علوم الارحام“ تحریر فرما کر میڈیکل کے مضمون ایمبرالوجی پر زبردست بحث کرتے ہوئے ایسے نقیض انکشافات کئے کہ انسانی عقل کو درط حیرت میں ڈال دیا اور پھر اللہ کی عظمت (Supremacy) کو

برقرار رکھتے ہوئے غیر مسلم سائنس دانوں کے باطل نظریات کا خوب اپریشن کر کے اسلامی نظریہ (Islamic Theory) پیش کر دیا۔

امام احمد رضا اور نظریہ طاعون (PLAGUE)

عالمی مسلم سائنس دان امام احمد رضا نے میڈیکل سائنس کے اس مضمون (Plague) پر ایک حیران کن تحقیق کرتے ہوئے ”تیسیر الماعون الکن فی الطاعون“ نامی رسالہ لکھ کر میڈیکل سائنس کے باطل اور جھوٹے نظریات کو چیلنج کیا اور یہ ثابت کیا ہے کہ کسی وبا کے بارے میں اسلامی نظریہ یہ ہے کہ جہاں ہو وہاں جانے سے گریز کیا جائے اور جہاں یہ مرض ہو اس سے بھاگنا نہیں چاہیے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے طاعون سے بھاگنے کو میدان جنگ سے فرار کے ساتھ تشبیہ دیتے ہوئے اس فعل کو گناہ کبیرہ قرار دیا اور صبر و استقامت سے رہنے والے کو شہادت کے درجہ کی خوشخبری سنائی۔ آمین یا آمین !

امام احمد رضا اور ریاضی (MATHEMATIC)

امام احمد رضا کو ریاضی (Mathematics) کی متعدد شاخوں اور اس سے متعلقہ مختلف علوم کے پر سماتر تادمہ اور مکمل دسترس حاصل تھی جن میں چند کو ہم نے ابتدائی صفحات میں اشارۃً ذکر کر دیا امام احمد رضا نے تقریباً ریاضی پر ۷۷ کتب تصنیف فرمائی ہیں چند جھلکیاں قارئین ملاحظہ فرمائیں۔ مقبول جوائگر صاحب کی تحقیق انوار رضا صفحہ ۳۷۴ کے حوالے سے عرض کرنا چلوں کہ علی گڑھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر سر ضیاء الدین دجن کا برصغیر کے بلند پایہ ریاضی دانوں میں شمار ہوتا ہے کہ جب ریاضی کے کسی مسئلہ میں اشتباہ ہوا اپنی اس پیچیدگی کے ازالے کیلئے جرمی جانے کا ارادہ کیا تو یونیورسٹی کے شعبہ ریاضیات کے ناظم سید سلیمان اشرف کے مشورے پر امام احمد رضا کے پاس ہندوستان (بریلی) میں پہنچے تو امام صاحب نے فوراً مسئلہ حل کر دیا ڈاکٹر صاحب حیران ہو گئے اور امام احمد رضا کی عظمت کا اعتراف کرتے ہوئے بہت کچھ لکھا اس طرح ایم حسن امام ملک پوری ایم ایس سی کی بی ایل بی ایڈ کی تحقیق انوار رضا صفحہ ۳۱۵ کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرتا ہوں انہوں نے امام احمد رضا کی عظمتوں کا اعتراف کرتے ہوئے لکھا امام احمد رضا کی اصل تصنیف ”فتاویٰ رضویہ“ کے نام سے مشہور ہے جس کی ضخیم ۱۰ جلدیں ہیں اس کی پہلی جلد کا

پہلا حصہ (کتاب المہارہ) اس وقت میرے زیر مطالعہ ہے اس سے اسی نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ امام احمد رضا علم دین کے بحرِ بیکراں ہیں علم ریاضیات ماویات فلکیات اور علم ریاضی و ہندسہ کے اتحاد سمندر ہیں اس کے بعد موصوف نے فتاویٰ رضوی صفحہ ۳۲۱ کے حوالے سے امام احمد رضا کی طویل عبارت جو کنویں کے پانی (وہ درود کے مسئلہ) سے متعلق سوال کے جواب میں تھی کو ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ تو اس مذکورہ کی صحیح کی دریافت یعنی ۳۵۴۳۹ ہاتھ کی دریافت کیلئے امام احمد رضا نے علم الحساب کی کس باریکی کا سارا لیا ہے اس کا اندازہ ایک ماہر علم ریاضی و ہندسہ ہی لگا سکتا ہے اس کے بعد موصوف نے طویل صحت جو کہ ریاضی سے متعلق ہے کی ہے جس کے حرف حرف سے امام احمد رضا کی عظمتوں کی شعاعیں پھوٹی نظر آتی ہیں۔۔۔ آگے جا کر لکھتے ہیں مگر امام احمد رضا کی تلاش حق نے یہاں بھی دم نہ لینے دیا اب آپ نے علم ریاضی کے اعلیٰ نصاب کی طرف توجہ فرمائی اور پھر آپ نے لوگر تھم (جو عربی میں اور عارشم اور انگریزی میں Logarithim) کلاتا ہے کی مدد سے امام احمد رضا نے دوسرا جدول تیار کیا جو دائرہ کے قطر محیط و مساحت کے درمیانی رشتہ کو بتانے کیلئے اپنی مثال آپ اور آئندہ نسل کیلئے بیش بہا تحفہ ہے۔۔۔ یاد رہے اگر عالمی مفکر اسلام امام احمد رضا کے فتاویٰ کا گہری نظر سے مطالعہ کیا جائے تو طلوع و غروب طلوع و حرملات خسرہ کے نظام الاوقات مست قبلہ و راست و غیرہ مسائل میں جہاں ریاضی کی ضرورت پڑتی امام صاحب جو اباجیدہ ریاضی اور سائنسی علوم کی روشنی میں معجزات کے صفحات بھریے ہم نے اختصاراً کچھ مثالیں ذکر کر دی ہیں۔

امام احمد رضا اور کیمیا (CHEMISTRY)

علم کیمیا (Chemistry) جو کہ سائنس کی اہم شاخ تصور کی جاتی ہے پر بھی عالمی سائنس دان امام احمد رضا کو عبور حاصل تھا فتاویٰ رضویہ جلد اول میں اس عنوان کے سلسلے میں کثیر مواد موجود ہے مثلاً فرماتے ہیں جملہ معدنیات کا ٹکون گندھک (Sulphar) اور پارے (Mercury) کے ازدواج ہے گندھک نہ ہے اور پارہ مادہ (فتاویٰ رضویہ) امام احمد رضا کی مراد اس عبارت سے کیا ہے اس سلسلے میں ایم حسن کی تحقیق سپرد قلم کرتے ہیں ایک عنصر دوسرے عنصر کیلئے کشش رکھتا ہے جس کے تحت دونوں قریب آتے ہیں پھر دونوں کے جوہروں (Atoms) کے (Electron) کا لین دین ہوتا ہے تب جا کر ایک مرکب (نئی شے) کی تشکیل ہوتی ہے عام طور پر

Electron دینے والا (بالفاظ امام احمد رضا نے "عتیق" Donar اور لینے والا "بالفاظ امام رضا ماہر (عتیق) Acceptor" کہلاتا ہے لہذا نماز اور نکاح یا اتصال کی بابت تو موجودہ نظریہ اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے بیان میں کافی ہم آہنگی نظر آتی ہے اس کے علاوہ امام احمد رضا کے فتاویٰ رضویہ کے مذکورہ باب میں عمل احتراق (Combustion) اور Sanelting Roasting وغیرہ کے متعلق علم کیا (Chemistry) کے بارے میں بے باخترینہ موجود ہے جیسا کہ ایم حسن نے ذکر کیا ہے (دیکھیں انوار رضا صفحہ ۳۲۰)۔

امام احمد رضا کا نظریہ ایٹم (ATOM)

یاد رہے کہ ۴۰۰ء میں یونانی فلسفی دیمقراطس (Democritus) نے جزلا - تجزی (Atom) کا نظریہ پیش کیا تھا سینکڑوں برس بعد ۱۹۹۸ء میں جے جے تھامس (J J Thamas) نے اس کے خلاف یعنی جزلا - تجزی کے بطلان کا نظریہ پیش کیا یعنی ایٹم توڑا جاسکتا ہے کا دعویٰ اس نے کیا چونکہ یہی دور بین الاقوامی سائنسدان امام احمد رضا کا تھا انہوں نے اسلام سے متصادم اس نظریہ کا رد کرتے ہوئے اپنی ایک تحقیقی تصنیف الکلت السمرانی الحکمۃ الحکمۃ صفحہ ۱۳ مطبوعہ دہلی میں جو اسلام سے متصادم سائنسی نظریات کے رد میں پر مشتمل ہے جے جے تھامس کے باطل نظریہ کو چیلنج کیا۔

امام احمد رضا اور فزکس (PHYSICS)

عالمی سائنسدان امام احمد رضا کو سائنس کے مضمون طبیعیات (Physics) پر بڑی مہارت حاصل تھی انہوں نے اس موضوع پر ایک رسالہ (الدعم والبيان لعلم الرمد والبيان) تصنیف فرمایا جس میں انہوں نے ماء جامد اور جاری کے بارے میں زبردست بحث کی ہے علاوہ ازیں انہوں نے "۱" کشف شافیا حکم جرافیا" لکھ کر جدید ٹیکنالوجی کے ماہرین کو حیران کر دیا امام احمد رضا نے آواز (Sound) پر خالص سائنسی تحقیقی بحث کرتے ہوئے اپنے اس رسالے میں کئی مسائل ذکر کئے جن میں سچند درج ذیل ہیں آواز کیا شے ہے؟ یہ کیوں پیدا ہوتی ہے؟ کیوں اسے سنا جاتا ہے؟ بعد از حدوث باقی رہتی ہے یا ختم ہو جاتی ہے؟ آواز کتنی کی طرف اس کی اضافت کیسی ہے؟ اس کی موت کے بعد بھی باقی رہ سکتی ہے یا نہیں؟ وغیرہ وغیرہ نیز امام احمد رضا نے اپنے ملفوظات میں بھی

آواز کے نظریہ تموج کو بیان فرمایا ڈاکٹر محمد مالک کہتے ہیں گویا یہ نظریہ تموج (Wave Theory) امام موصوف کے دماغ کا کرشمہ تھا ایک طرح سے آپ آواز کے نظریہ تموج کے بانی ہیں جس طرح آکسیجن (Oxygen) بیک زمانہ تین اشخاص لواشے پر سٹلے اور اسکیل نے ایجاد کی ہے امام احمد رضا نے نظریات جدید ماہرن فزکس کیلئے دعوت فکر ہیں علاوہ ازیں امام احمد رضا نے فتاویٰ رضویہ جلد اول میں نور (light) جو کہ فزکس کی اہم شاخ ہے کے متعلق بحث کی ہے ایک مقام پر یوں رقمطراز ہیں ”زاویہ“ انعکاس ہمیشہ زاویہ شعاع کے برابر ہوتے ہیں (فتاویٰ رضوی جلد اول صفحہ ۵۹۱) یہ نظریہ آج کل انعکاس نور Reflection of light کہلاتا ہے۔

امام احمد رضا اور انگریز سائنسدانوں کا تعاقب

تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ ۱۵۳۰ء میں پرنیکس نے مسئلہ حرکت زمین پیش کیا اسی طرح آئن سٹائن (جو امام احمد رضا کا معاصر تھا) اور نیوٹن اور امریکی ہیٹ دان پروفیسر البرٹ ایف پونا اس کے ہمنا بن گئے ان سائنس دانوں نے مل کر آسمان و زمین تحرک اور سورج کے سکون کے نظریہ کو تقویہ پانچائی آخر کار امام احمد رضا نے بحیثیت مسلم سائنس دان متذکرہ سائنس دانوں کے باطل نظریات کو جو اسلام کے سنہری اصولوں سے ٹکرا رہے تھے کور دکتے ہوئے تین تصانیف تحریر فرمائیں۔ ۱۔ معین مبین بہر دور خمس سکون زمین ۲۔ نزول آیات فرقان سکون زمین و آسمان ۳۔ فوز مبین درد حرکت زمین اس آخری رسالے میں امام احمد رضا نے انگریز سائنس دانوں کا زبردست تعاقب کیا ان کے باطل نظریات اور قرآن و حدیث سے متصادم غلط افکار کو چیلنج کیا انہوں نے اپنے اس رسالے میں ۱۰۵ دلائل کی روشنی میں اپنا نظریہ بیان کر کے اسلام کی سرحدوں کا دفاع کیا اور اس میں امام احمد رضا نے فزکس (Physics) کیمیا (Chemistry) جغرافیہ، ہیٹ (Astrohony) کیت اور وزن (Mass and weight) نجوم (Astrology) کشش ثقل (Gravitation) اور Density سیاروں ستاروں کی چال نظریہ اضافت (of Relativity) (Theory) اچھال تیراؤ (Floatuig) دھان (Smoke) بخارات (Vapours) حرارت (Heat) جزولا - تجزی (Atom) لوگر تھم (Logarithm) مساوات فیکٹر ڈائنامکس (Dynamics) محرک (Progectile) جیومیٹری (Jeometry) ٹرگنومیٹری

(Trignometry) اور مثلث کروی وغیرہ کا استعمال کر کے انگریز سائنس دانوں کے باقاعدہ اساء لیکر ان کے غلط نظریات کو چیلنج کیا اور آخر دم (۱۹۳۱ء) تک فرماتے رہے خاتمہ! برہانکم ان کتم ضاکن اگر تم سچے ہو مگر حق ہمیشہ غالب اور باطل ہمیشہ مغلوب رہا تو اس طرح امام احمد رضا نے اپنی ۶۵ سالہ مختصر زندگی میں جہاں دینی علوم میں اپنی خدا داد بصیرت کو استعمال کیا وہاں جدید سائنسی علوم پر بھی انہوں نے بحث کی اور ہمیشہ دشمنان اسلام کے حملہ کو ناکام بنا کر اسلام کی حقانیت کا اعلان بیاگ وبل کرتے رہے اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے اور ہمیں بھی توفیق عطاء فرمائے کہ دین اسلام سے متضاد نظریات کو کبھی قبول نہ کریں۔

امام احمد رضا کا نظریہ جذام LEPROSY

بین الاقوامی مسلم سائنس دان امام احمد رضا نے leprosy پر تحقیق کی جو ایک جلدی مرض ہے آج کل اس کے علاج معالجہ کیلئے دنیا بھر میں (leprosy Centres) موجود ہیں میڈیکل سائنس کا سا لہا سال سے یہ نظریہ رہا ہے کہ جذام متعدی مرض ہے جس کو میڈیکل کی اضافی کتاب (Davidson, Medicine) میں بڑے زور سے بیان کیا گیا ہے لیکن امام احمد رضا اسلامی سرحدوں کا تحفظ کرتے ہوئے قرآن و حدیث سے انوکھے انداز میں میڈیکل سائنس کے اس غلط نظریہ کو رد (Reject) کر دیا اور جذام پر ایک حیرت انگیز تحقیقی رسالہ ”الحق الجلتی فی حکم المبتلی“ تصنیف کر کے انگریز سائنس دانوں کے غیر اسلامی نظریے کو چیلنج کیا میرے مخلص دوست ڈاکٹر محمد مالک کہتے ہیں چند برس قبل کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج اور میو ہسپتال لاہور کے آفیسر ایم میں لپروسی سیمینار میں ایک انگریز پروفیسر نے جب یہ انکشاف کیا کہ تجربات اور لیبارٹری کی (Muestiqations) نے یہ ثابت کیا ہے کہ Leprosy ایک غیر متعدی مرض ہے تو میڈیکل کے ماہرین و ربط حیرت میں پڑ گئے حالانکہ یہی نظریہ سو سال قبل عالمی سائنس دان امام احمد رضا نے پیش کیا تھا اس کے بعد لاہور کے مختلف میڈیکل کالجوں کے سینئر پروفیسر اور ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ نے تجربات اور لیبارٹری کی تحقیق کے بعد جنگ اخبار میں اپنے اپنے تاثرات میں واضح کیا کہ جذام نہ صرف غیر متعدی بلکہ قابل علاج مرض ہے غلام ڈاکٹر موصوف نے وضاحت کی کہ ان کے پاس ملکی وغیرہ ملکی لٹریچر موجود ہے جس میں leprosy کو ۷۰ فیصد غیر متعدی قرار دیا گیا ہے۔

مینے کا قاری محمد احمد رضا سیالوی
پتہ جامعہ تجوید القرآن کار ساز کراچی

بکریٹ سہ ماہی